ماڈل درسی کتاب

اُردُو

برائے جماعت

دہم

CANTAB PUBLISHER

کینٹب پبلشر، لاہور، پاکستان

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق کینٹب پبلشر، لاہور، پاکستان محفوظ ہیں۔ کتاب یا کتاب کا کوئی بھی حصہ ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر شائع کرنا یا استعمال میں لانا ممنوع ہے۔

درسی کتاب اُردو برائے نویں جماعت

مؤلفہ

اقصیٰ زاہد اکبر

ایڈیٹوریل بورڈ

پروفیسر ڈاکٹر شاذیہ نعیم

پروفیسر ڈاکٹر نعیم خالد

زیرِ نگرانی

ڈاکٹر مریم چغتائی

ڈائریکٹر، قومی نصاب کونسل

وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، اسلام آباد

آئی آر سی ممبران

ڈاکٹر فردوس کوثر، حاکم خان، بحریہ کالج اسلام آباد، ڈاکٹر حمیرا صادق قریشی، آصفہ ذاکر، رضوانہ ناہید، وفاقی تعلیمی ادارہ جات، (کینٹ / گیریژن) راولپنڈی
شاکرہ نسیم، کنیز فاطمہ بنگش، فیڈرل ڈائریکٹریٹ آف ایجوکیشن اسلام آباد، نسرین الماس، فضائیہ سکولز اینڈ کالجز اسلام آباد، مریم جمیلہ، نمیزہ مختار، آرمی پبلک سکولز اینڈ کالجز راولپنڈی

آئی پی سی ڈبلیو۔3۔ ممبران

زاہدہ بنگش، ڈائریکٹریٹ آف کریکولم، اسسمنٹ اینڈ ریسرچ، حکومت سندھ جامشورو، محمد زکریا، محکمہ تعلیم، گلگت بلتستان صابر خان پانیزئی، ادارہ نصابیات و توسیعی تعلیم حکومت بلوچستان، کوئٹہ
فائزہ علی شاہ، بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ، تاج ولی خان، نظامت نصابیات و تربیت اساتذہ حکومت خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد، راجہ محمد عارف خان، محکمہ تعلیم آزاد جموں و کشمیر، مظفر آباد
ڈاکٹر محمد سہیل سرور، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، حکومت پنجاب، لاہور

ڈیسک آفیسر قومی نصاب کونسل

سہیل بن عزیز

زیرِ انتظام

پروفیسر ڈاکٹر شاذیہ نعیم (سی ای او، کینٹب پبلشر، لاہور)

ڈائریکٹر پرنٹنگ

- حاجی فیض اللہ
- حافظ محمد ساجد

ڈائریکٹر کوالٹی کنٹرول

- حاجی روح الامین
- محمد ریحان مظہر

ڈیزائنر

- حسنین علی

اوّل ایڈیشن

کینٹب پبلشر کی دیگر مطبوعات کی معلومات حاصل کرنے کے لیے آفیشل ویب سائٹ www.cantabpublisher.com کا وزٹ کریں۔

یا ہماری آفیشل ای۔ میل info@cantabpublisher.com پر رابطہ کریں۔

اپنی آرا یا اغلاط کی نشان دہی کے لیے info@cantabpublisher.com اور textbooks@snc.gov.pk پر رابطہ کیجیے۔

طریقۂ تدریس و پیشِ لفظ

سبق نمبر

اس کیو آر کوڈ میں متعلقہ باب کے تمام حاصلاتِ تعلم جس طرح پڑھائے جائیں گے اُسی ترتیب سے شامل کیے گئے ہیں۔

اس کوڈ میں متعلقہ صفحے پر شامل زبان شناسی کی تمام ویڈیوز، لیکچرز، Interactive ورک شیٹس اور اضافی مشقی سوالات موجود ہیں۔

خاص الفاظ کا تلفظ اور معانی متعلقہ صفحہ پر شامل کرنے کا مقصد طلبہ کو درست تلفظ، ادائی اور معانی سے واقفیت دِلانا ہے۔

عنوانِ سبق

پڑھنے کی صلاحیت میں نکھار کے لیے متن کے فوراً بعد پڑھائی کی سرگرمیاں کروائی جائیں۔

مشقی سوالات کے ذریعے طلبہ کی فہم کا جائزہ لیں۔

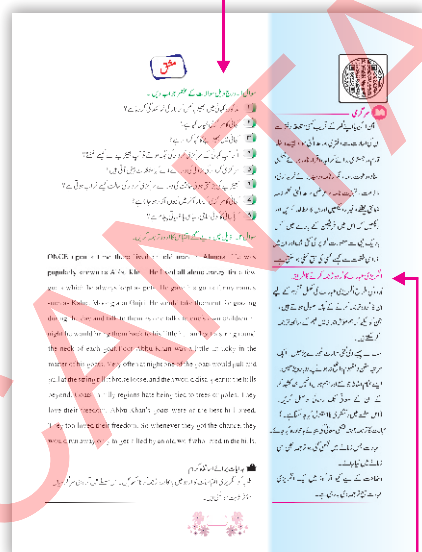

روزمرہ زندگی میں ضرورت کے مختلف فارم پڑھنے، سمجھنے اور پُر کرنے کے لیے فارم بھی کتاب میں شامل کیے گئے ہیں۔

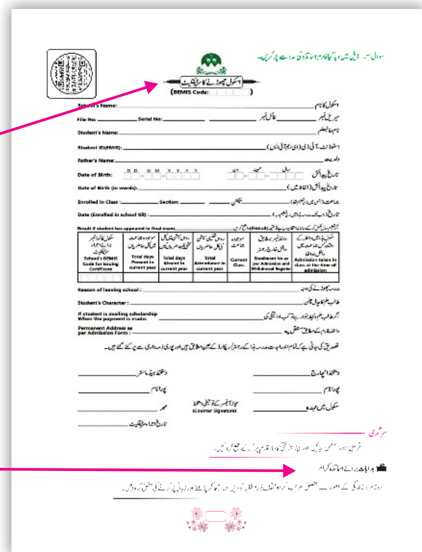

سبق سے متعلق اساتذہ کرام کی سہولت کے لیے چند اہم نکات یہاں بیان کیے گئے ہیں، جو تدریس میں معاونت کا باعث ہوں گے۔

کتاب میں شامل ہر نئے حاصلِ تعلم کو پہلے سکھایا جائے پھر مشق کے بعد جائزہ لیں۔

SLO based Model Video lecture

نمایاں خصوصیات

جامع تعلیم

طلبہ کے لیے ویڈیوز، بات چیت اور پڑھنے کی سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں۔

سبقی اشارات

سبقی اشارات میں دیدہ زیب PPT's، اضافی سوالات اور واضح ہدایات شامل کی گئی ہیں۔

متنوع اصناف ادب کی موزوں تشریح کے لیے اضافی مواد

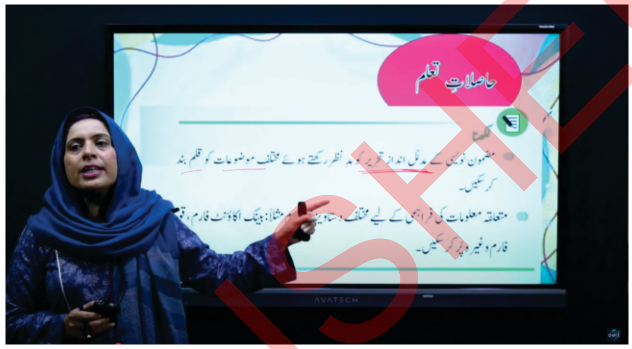

Cambridge Hybrid Academy for Conceptual Education

CHACE FOR BETTER EDUCATION

Teacher Ready, Nation Steady

استاد تیار، قوم بیدار

- Physical and Online Lecture zoom
- Result Oriented Experienced Staff
- High Student to Teacher Ratio
- Extensive Text Session
- Daily Assessment Report
- Daily Progress Report to Parents
- Teaching by Textbook Authors

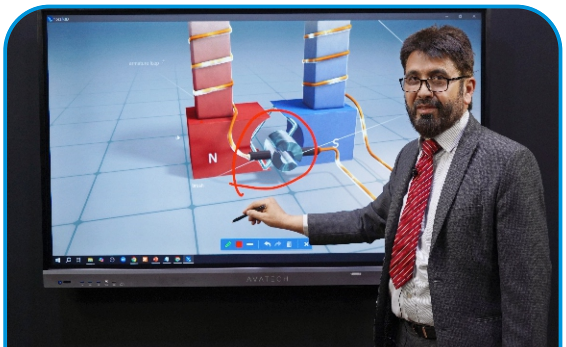

Simulation Based Teaching

www.chaceacademy.com /chacehybridacademy /chaceacademy

info@chaceacademy.com 0302 6300730

Scan for Youtube videos

CANTAB PUBLISHER

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فہرست

شمار	افسانوی و غیر افسانوی ادب	ذیلی تقسیم	انتخابی متن / اقتباسات	مصنفین و شعرا	صفحہ نمبر
۱	نظم	نظم	حمد	امیر مینائی	۱
۲		نظم	نعت	ماہر القادری	۶
۳	نثر	سیرت نگاری	اخلاقِ نبوی ﷺ	شبلی نعمانی	۱۲
۴		افسانہ	محسن محلہ	اشفاق احمد	۱۹
۵		افسانہ	کفارہ	منشی پریم چند	۲۷
۶		داستان	چغل خور	شفیع عقیل	۴۳
۷		ڈراما	اولڈ ایج ہوم	مرزا ادیب	۳
۸		ناول	میرا گاؤں	غلام الثقلین نقوی	۷۲
۹		(سوانح نگاری)	سرسید کا بچپن	الطاف حسین حالیؔ	۸۲
۱۰		طنز و مزاح	سویرے جو کل آنکھ میری کھلی	پطرس بخاری	۹۰
۱۱		سفر نامہ	دنیا میرے آگے	جمیل الدین عالیؔ	۱۰۰
۱۲		مضمون	کچھ ذریعہ تعلیم کے باب میں	ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی	۱۱۱
۱۳	نظم	نظم	خطاب بہ جوانانِ اسلام	علامہ اقبال	۱۱۹
۱۴		نظم	مرثیہ سے اقتباس (آمدِ صبح)	میر انیسؔ	۱۲۳
۱۵		نظم	آدمی نامہ	نظیرؔ اکبر آبادی	۱۲۵
۱۶		نظم	وغیرہ (ہے آپ کے ہونٹوں پہ جو مسکان وغیرہ)	انور مسعود	۱۳۲
۱۷	غزل	غزل	بازیچہ اطفال ہے دنیا مرے آگے	غالبؔ	۱۳۶
۱۸		غزل	ہے مشقِ سخن جاری چکی کی مشقت بھی	حسرتؔ موہانی	۱۴۰
۱۹		غزل	اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا	مومن	۱۴۴
۲۰		غزل	یوں کہنے کو پیرایہ اظہار بہت ہے	زہرہ نگاہؔ	۱۴۷

CAMTAB PUBLISHER

۱ نَظم

حَمد

حاصلاتِ تعلّم — اس سبق کی تکمیل کے بعد طَلَبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

زبان شناسی

- نظم بہ لحاظِ موضوع (حمد، دعا / مناجات، منقبت) میں امتیاز کر سکیں۔
- نظم کے اجزا (مصرع، شعر اور بند) کی شناخت کر سکیں۔
- اصنافِ نظم کے محاسن صنعتِ تضاد کو شناخت کر سکیں۔

پڑھنا

- شاعر کی تکنیک، مقصد اور اسلوب پر مبنی سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- دو نظموں کا موازنہ کر سکیں اور شاعر کا اندازِ بیان سمجھ کر اس پر اپنی رائے دے سکیں۔
- کسی بھی نظم کو پڑھ کر حوالوں کے ساتھ اس کے اشعار کی تشریح کرتے ہوئے اس پر اپنی رائے دے سکیں۔

سننا بولنا (بات چیت):

- عمدہ سامع کے طور پر اشعار کے تلفظ، آہنگ، لحن، لے اور ادائی سے شعوری طور پر لطف اٹھا سکیں۔
- کسی کلام کو سن کر ترتیب سے دہرا سکیں۔

لکھنا

- کسی بھی رسمی و غیر رسمی تحریر (کالم، خبر، رپورٹ، تبصرہ، تذکرہ، تجزیہ وغیرہ) کی جزئیات کو سمجھتے ہوئے اس پر تنقید و تبصرہ کر سکیں۔
- کسی بھی نظم کو پڑھ کر اس کے اہم نکات کا خلاصہ لکھ سکیں۔

امیؔر مینائی

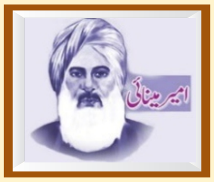

پیدائشی نام	امیر احمد
المعروف	امیؔر مینائی
پیدائش	۲۱/ فروری ۱۸۲۸ء
وفات	۱۳/ اکتوبر ۱۹۰۰

تصنیف و تالیف غیرتِ بہارستان، مراۃ الغیب، گوہرِ انتخاب، صنم خانۂ عشق، محامد خاتم النبیین۔۔۔۔

امیؔر مینائی نواب نصیر الدین حیدر کے عہد میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مولوی کرم احمد تھے اور دادا مشہور بزرگ مخدوم شاہ مینا کے حقیقی بھائی تھے۔ اسی لیے وہ مینائی کہلائے۔ امیؔر مینائی نے شروع میں اپنے بڑے بھائی حافظ عنایت حسین اور اپنے والد سے تعلیم پائی اور اس کے بعد مفتی سعد اللہ مراد آبادی سے فارسی، عربی اور ادب میں مہارت حاصل کی۔ انھوں نے علمائے فرنگی محل سے بھی فقہ و اصول کی تعلیم حاصل کی۔ ان کو شاعری کا شوق بچپن سے تھا۔ پندرہ سال کی عمر میں منشی مظفر علی اسیر کے شاگرد ہو گئے جو اپنے زمانے کے مشہور شاعر تھے۔ اس زمانہ میں لکھنؤ میں شاعری کا چرچا عام تھا۔ آتشؔ و ناسخؔ اور اس کے بعد انیؔس و دبیرؔ کی معرکہ آرائیوں نے شاعری کے ماحول کو گرم کر رکھا تھا جب کہ دبستانِ لکھنؤ کی خارجیت اور دبستان دہلی کی داخلیت کا حسین امتزاج پیش کرنے والے امیؔر مینائی بھی قادر الکلام شاعر تھے۔

امیؔر کے مزاج میں مختلف، بل کہ متضاد میلانات کو ترکیب دینے کی غیر معمولی صلاحیت تھی۔ زہد و تقویٰ کے ساتھ وارفتگی، معشوق سے دل لگی کے ساتھ عشقِ حقیقی اور سوز و گداز کے ساتھ کیف و انبساط کو انھوں نے انتہائی خوبی سے اپنی غزل میں سمویا انھوں نے شاعری کی مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی۔ ان کے کلام کا عام جوہر زبان کی سلاست، مضمون کی نزاکت اور شگفتہ بیانی ہے۔ ان کے بہت سے شعر زبان زد خاص و عام ہیں۔ شاعری سے دل چسپی رکھنے والا شاید ہی کوئی شخص ہو گا جس نے ان کا یہ شعر، خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیؔر سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے نہ سنا ہو گا۔

حمد

دوسرا کون ہے جہاں تو ہے
کون جانے تجھے کہاں تو ہے
لاکھ پردوں میں تو ہے بے پردہ
سو نشانوں پہ بے نشاں تو ہے
تو ہے خَلْوَت میں تو ہے جَلْوَت میں
کہیں پِنْہاں، کہیں عیاں تو ہے
نہیں تیرے سوا یہاں کوئی
میزباں تو ہے، مہماں تو ہے
نہ مکاں میں نہ لامکاں میں کچھ
جلوہ فرما یہاں وہاں تو ہے
مَحْرَمِ راز تو بہت ہیں امیرؔ
جس کو کہتے ہیں رازداں تُو ہے

انتخاب: صنم خانۂ عشق

سرگرمیاں

- شاملِ نصاب نظم کو جماعت کے کمرے میں تحت اللفظ پڑھا جائے گا۔ طلبہ پوری توجہ سے حمد سنیں گے۔ طلبہ کے نام لکھ کر پرچیوں کی صورت میں ایک ڈبے میں رکھے جائیں گے۔ جس کا نام آئے گا وہ طالبِ علم اشعار کے آخر میں استعمال کیے جانے والے الفاظ، شاملِ نظم علمِ بیان کی اصطلاحات اور اشعار کی تشریح کرتے ہوئے ان کی معنویت و جامعیت پر تبصرہ کرے گا۔ باری باری یہ عمل دہرایا جائے گا۔
- طلبہ انٹرنیٹ / لائبریری سے امیؔر مینائی کی مزید نظموں کا مطالعہ کر کے ان کے اُسلوب کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں گے۔
- طلبہ کو امیؔر مینائی کی کوئی بھی نظم انٹرنیٹ کے ذریعے فراہم کی جائے گی۔ (فلپ کلاس روم کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔) گروہوں کی صورت میں طلبہ دونوں نظمیں بہ غور پڑھ کر ان کے اُسلوب پر تبصرہ کریں گے۔ ہر گروہ میں سے ایک طالبِ علم جماعت کے کمرے میں اپنے گروہ کی نمائندگی کرتے ہوئے نظموں کے تقابل / تبصرے کو جماعت کے سامنے بیان کرے گا۔

خاص الفاظ مع درست تلفظ و معانی

پِنْہاں	پوشیدہ، چھپا ہوا
جَلْوَت	آشکار، ظاہر
خَلْوَت	تنہائی
جلوہ فرما	نمایاں، ظاہر ہونا
لامکاں	عالمِ قدس، ایک جگہ پر مقید نہ ہونا
مَحْرَمِ راز	رازدان

ٹھہریے اور بتایئے

محرمِ راز اور رازداں میں کیا فرق ہے؟

ٹھہریے اور بتایئے

سو نشانوں سے کیا مراد ہے؟

سرگرمیاں

- طلبہ کو آڈیو کے ذریعے حمد سنائی جائے گی۔ آخر میں طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ انھیں اس نظم میں کیا پسند آیا اور کیوں۔ طلبہ سے نظم پڑھنے والے کے تلفظ، آہنگ، لحن، لے اور ادائی سے متعلق سوالات کیے جائیں گے۔
- طلبہ کو انٹرنیٹ (کیو آر کوڈ) سے ایک حمد سنائی جائے گی۔ طلبہ پوری توجہ سے سنتے ہوئے آخر میں نظم کے اشعار باری باری دہرائیں گے۔ نظم میں شامل کسی بھی شعر کا مصرع مکمل کریں گے۔

CANTAB PUBLISHER

مشق

سوال نمبر ۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

۱۔ ”دوسرا کون ہے جہاں تو ہے“ سے شاعر کی مراد کون ہے؟

۲۔ اللہ تعالیٰ لاکھ پردوں میں بے پردہ کیوں ہے؟

۳۔ نظم ”حمد“ میں موجود قوافی اور ردیف کی نشاندہی کیجیے۔

۴۔ ”حمد“ کے آخری شعر میں شاعر نے ”محرمِ راز“ اور ”رازداں“ کی اصطلاحات استعمال کی ہیں، ان سے شاعر کی کیا مُراد ہے اور یہ اصطلاحات کس کے لیے استعمال ہوئی ہیں؟

۵۔ امیرؔ مینائی کے اُسلوبِ بیان پر روشنی ڈالیے۔

سوال ۲۔ شاملِ نصاب حمد غور سے پڑھ کر اہم نکات اخذ کریں اور ان کا خلاصہ لکھیں۔

مختلف تحاریر اور ان کی جزئیات کو سمجھنا

کالم:

اخبارات یا رسائل میں شائع ہونے والی ایک تحریر جس میں کسی خاص موضوع پر مصنف اپنی رائے، تجربات یا مشاہدات کو دل چسپ اور عام فہم انداز میں بیان کرتا ہے۔

خبر:

کسی واقعے یا اہم معلومات کو مختصر، واضح اور غیر جانب دار انداز میں عوام تک پہنچانے کو خبر کہتے ہیں۔ خبر میں سچائی اور وقت کی پابندی اہم ہوتی ہے۔

رپورٹ:

کسی واقعے، تحقیق یا مشاہدے کی تفصیلات کو ترتیب وار، حقائق کے ساتھ اور غیر جانب دارانہ انداز میں پیش کرنے کو رپورٹ کہتے ہیں۔

تبصرہ:

کسی خبر، مضمون، واقعے یا کتاب پر ماہر یا مصنف کی طرف سے دی گئی مختصر رائے یا وضاحت کو تبصرہ کہتے ہیں۔ یہ اکثر معلومات کو مزید واضح کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

تذکرہ:

کسی شخصیت، کتاب، واقعے یا دور کی مختصر مگر جامع تفصیل یا ذکر کو تذکرہ کہا جاتا ہے۔ اس میں اہم پہلوؤں کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

تجزیہ:

کسی موضوع، واقعے یا مسئلے کے مختلف پہلوؤں کو گہرائی سے جانچنے، اس کے اسباب و نتائج کا جائزہ لینے اور معروضی انداز میں پیش کرنے کو تجزیہ کہتے ہیں۔

سرگرمی

کیو آر کوڈ میں دی گئی نظم کا مطالعہ کریں اور شاعر کے اُسلوب سے متعلق اپنی رائے دیں۔ نیز نظم کے اہم نکات ترتیب سے اخذ کرتے ہوئے ان کا خلاصہ لکھیں۔

سرگرمی

ذیل میں دیے گئے کالم ”اللہ پر توکّل بندگی کا مظہر“ غور سے پڑھ کر تبصرہ تحریر کیجیے۔

”توکّل“ انسان کے دل کا وہ سکون ہے جو اللہ پر کامل بھروسے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایمان کی ایک اعلیٰ صفت ہے جو بندے کو دنیاوی معاملات میں بے خوف اور پُرسکون رکھتی ہے۔ توکّل کا مطلب یہ نہیں کہ عمل ترک کر دیا جائے، بلکہ یہ ہے کہ ہر ممکن کوشش کے بعد نتیجہ اللہ کے سپرد کر دیا جائے۔ یہ یقین کہ ہر چیز اللہ کے حکم کے بغیر نہیں ہو سکتی، دل کو اطمینان بخشتا ہے۔ توکّل انسان کو ناامیدی سے بچاتا اور اسے صبر و شکر کی راہ دکھاتا ہے۔ یہ ایک ایسا اعتماد ہے جو اللہ کی قدرت اور رحمت پر مبنی ہے۔ مومن توکّل کے ذریعے اپنی تمام مشکلات کو آسان سمجھتا ہے۔

توکّل کا مظہر یہ ہے کہ بندہ اسباب اختیار کرنے کے ساتھ دعا اور بھروسے کو ساتھ رکھے۔ یہ دنیا کی فانی مشکلات کے سامنے ایک ڈھال ہے۔ توکّل کا مقام حاصل کرنے والا بندہ اللہ کی رضا کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیتا ہے۔ توکّل ایک ایسی روشنی ہے جو بندے کو ہر اندھیرے سے نکال کر ہدایت کی راہ پر ڈالتی ہے۔

قرآن کریم میں مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ نے توکّل کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے۔ سورۂ آلِ عمران میں ارشاد ہے: ”پھر جب آپ فیصلہ کرلیں تو اللہ پر بھروسا کریں، بے شک، اللہ توکّل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے“۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو حکم دیتے ہیں کہ مشورہ کرنے کے بعد جب کسی معاملے پر عزم کرلیں تو اللہ پر توکّل کریں۔

CANTAB PUBLISHER

زبان شناسی

صنعتِ تضاد:

لغوی معانی دو ناہموار پرتوؤں کا ہموار کرنا ہے لیکن اصطلاحِ شعر میں ایسے الفاظ کو نظم کرنا جن میں ضد اور مقابلہ ہو یا مخالفت پائی جائے، خواہ دونوں ایک ہی قسم سے ہوں، جیسے: سفید اور سیاہ، اندھیرا اور اُجالا، تخریب اور تعمیر، لیکن دونوں کا ایک ہی جگہ اکٹھا ہونا غیر ممکنات میں داخل ہے۔ اس صنعت کو صنعتِ تضاد اور تقابل بھی کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر

شبنم و گل میں فرق اتنا ہے　　　ایک **ہنستا** ہے ایک **روتا** ہے

یہاں **ہنسنا** اور **رونا** تضاد ظاہر کرتا ہے۔

ایک سب **آگ** ایک سب **پانی**　　　دیدہ و دل عذاب ہیں دونوں

اس شعر میں **آگ** اور **پانی** متضاد ہیں۔

سوال ۳: نظم "حمد" کا فہم حاصل کرتے ہوئے صنعتِ حسن تضاد کی نشان دہی کیجیے۔

- **حمد:** وہ نظم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جائے۔
- **مناجات:** ایسی نظم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ اپنی عاجزی کا اظہار کیا جائے اور دین و دنیا کی بھلائی مانگی جائے۔
- **منقبت:** وہ نظم ہے جو حضراتِ آلِ رسولؐ، صحابہ کرامؓ، اولیائے کرامؒ یا بزرگانِ دین کی تعریف میں لکھی گئی ہو۔

سوال ۴۔ ذیل میں دیے گئے اشعار میں سے حمد، منقبت اور مناجات کے اشعار کی پہچان کیجیے۔

ا۔　عشق نبی کی مثل ہمارا حسین ہے
　　زندہ ہے آج بھی وہ جو پیارا حسین ہے

ب۔　بہت پریشان ہے یہ اُمّت الٰہی رحمت کی التجا ہے
　　پڑی ہے مشکل میں ساری خلقت الٰہی رحمت کی التجا ہے

ج۔　محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نا محرم
　　کچھ کہہ نا سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا

مصرع: مصرع کے دو معنی ہیں۔

ا۔　آدھا شعر، بیت یا فرد کا نصف حصہ۔ شعر کی ایک سطر کو مصرع کہتے ہیں۔

۲۔　دروازے کا ایک تختہ، کواڑ کا پٹ، ایک طرف کا کواڑ۔

"عربی میں مصرع کے لغوی معنی ہیں دروازے کا ایک تختہ جسے اردو میں کواڑ کہتے ہیں۔"

مشکلات کے سامنے ایک ڈھال ہے۔ توکّل کا مقام حاصل کرنے والا بندہ اللہ کی رضا کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیتا ہے۔ توکّل ایک ایسی روشنی ہے جو بندے کو ہر اندھیرے سے نکال کر ہدایت کی راہ پر ڈالتی ہے۔

قرآن کریم میں مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ نے توکّل کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے۔ سورۂ آلِ عمران میں ارشاد ہے: "پھر جب آپ فیصلہ کر لیں تو اللہ پر بھروسا کریں، بے شک، اللہ توکّل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے"۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو حکم دیتے ہیں کہ مشورہ کرنے کے بعد جب کسی معاملے پر عزم کر لیں تو اللہ پر توکّل کریں۔

سرگرمی

صنعت تضاد کی مثال اشعار کی صورت میں دیں۔

CANTAB PUBLISHER

شعر

انسانی تجربات، خیالات و جذبات کا اظہار الفاظ اور اوزان کی مدد سے کیا جائے تو اسے شعر کہتے ہیں۔ کلامِ موزوں شعر کہلاتا ہے۔ شاعری کا مادہ "شعر" ہے، اس کے معانی کسی چیز کے جاننے پہچاننے اور واقفیت کے ہیں لیکن اصطلاحاً شعر اس کلامِ موزوں کو کہتے ہیں جو قصداً کہا جائے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ شاعری الفاظ کا وہ استعمال ہے، جس میں ایک طرف معانی کی وسعت ذہن کو تسخیر کرے تو دوسری جانب نغمگی کی تاثیر دل کو جکڑ لے۔ شعر کا پہلا عنصر وزن ہے اور دوسرا عنصر خیال۔ حقیقت کو وزن اور خیال کے سانچے میں ڈھالنا کمالِ سخن وری ہے۔

؎ شام سے کچھ بجھا سا رہتا ہے
دل ہوا ہے چراغ مفلس کا

علامتِ مصرع: اگر صرف ایک مصرع لکھنا مقصود ہو تو مصرع سے پہلے علامتِ مصرع "؏" لگائی جاتی ہے۔

؏ ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

شعر کی ایک سطر کو مصرع کہتے ہیں۔

بند: بند ایک پابند نظم کا ہوتا ہے، جس میں ایک ٹیپ کا مصرع ہو یا ایک مصرع ایسا ہو جس میں قوافی دہرائے گئے ہوں اور پوری نظم میں اس کا التزام ہو۔ بند کی دو اقسام ہیں، ترکیب بند اور ترجیع بند۔

سوال ۵۔ اپنی درسی کتاب سے مثالیں تلاش کریں اور لکھیں۔

مصرع	شعر	بند

سوال ٦۔ درج ذیل میں ہر جز کے ساتھ دیے گئے درست دائرے کو پُر کریں۔

؎ چراغ خانہ درویش ہوں میں
ادھر جلتا اُدھر بجھتا رہا ہوں میں

۱۔ اس شعر میں کس صنعت کا استعمال کیا گیا ہے؟

○ صنعتِ ایہام ○ صنعتِ لف و نشر
○ صنعتِ تضاد ○ صنعتِ تکرار

۲۔ دیے گئے شعر میں صنعتِ تضاد کی مثال ہے:

ہم مسافر ہیں اندھیری شب کے چلنے دے ہمیں
روشنی کے ریگ زاروں سے نکلنے دے ہمیں

○ مسافر، ریگ زار ○ اندھیری، روشنی
○ شب، روشنی ○ چلنے، نکلنے

تعمیرِ جنوں جہاں جہاں ہے
تخریبِ قیاں کا سماں ہے

۳۔ شعر میں کون سی صنعت استعمال کی گئی ہے؟

○ صنعتِ حسنِ تعلیل ○ صنعتِ مبالغہ
○ صنعتِ مراعات النظیر ○ صنعتِ تضاد

۴۔ ایسی نظم جس میں باری تعالیٰ سے گڑگڑا کر التجا کی جائے، کہلاتی ہے:

○ حمد ○ مناجات
○ منقبت ○ قصیدہ

CANTAB PUBLISHER

۲ نظم

نعت

حاصلاتِ تعلّم — اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

زبان شناسی
- اصنافِ نظم کے محاسن تلمیح کو شناخت کر سکیں۔
- نظم کے اجزا (قافیہ اور ردیف) کی شناخت کر سکیں۔
- نظم بہ لحاظ موضوع (نعت اور قصیدہ) میں امتیاز کر سکیں۔

پڑھنا
- نظم کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ سوالات (براہِ راست، بالواسطہ، کثیر الجہت) کے جوابات دے سکیں۔
- مختلف منظوم اور منثور اصنافِ ادب پڑھ کر مصنفین کے طرزِ تحریر کی شناخت کر سکیں۔
- کسی بھی نظم کو پڑھ کر حوالوں کے ساتھ اس کے اشعار کی تشریح کرتے ہوئے اس پر اپنی رائے دے سکیں۔

سننا بولنا (بات چیت):
- کلام کو درمیان میں سے سن کر نظم کے مرکزی خیال، نکتے یا تصور تک رسائی حاصل کر کے سیاق و سباق کو سمجھتے ہوئے موضوع بیان کر سکیں۔
- عمدہ سامع کے طور پر الفاظ، جملوں، مصرعوں، شعروں نظموں، گیتوں وغیرہ کے تلفظ، آہنگ، لحن اور ادائی سے شعوری طور پر لطف اٹھا سکیں۔

لکھنا
- نظم کے اشعار کے حوالوں (شاعری کے پس منظر، اندازِ بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کر سکیں۔
- مختلف سامعین اور مقاصد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کسی بھی موضوع پر اشعار اور حوالوں کے ساتھ کم از کم ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل تقریر لکھ سکیں۔
- اپنی جماعت کے معیار کے مطابق روز مرہ، ضرب الامثال اور محاورات کو استعمال کرتے ہوئے سادہ اور مرکب جملے تحریر کر سکیں۔

ماہؔر القادری

پیدائشی نام منظور حسین
المعروف ماہؔر القادری
پیدائش ۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء
وفات ۱۲ مئی ۱۹۷۸ء

تصانیف و تالیفات: محسوساتِ ماہؔر، نغماتِ ماہؔر، جذباتِ ماہؔر، کاروانِ حجاز، ظہورِ قدسی، یادِ رفتگاں، فردوس، طلسمِ حیات۔

ماہؔر القادری ایک بہترین نثر نگار اور کلاسیکی طرز کے شاعر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ آپ کیسر کلاں ضلع بلند شہر میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۶ء میں علی گڑھ سے میٹرک کرنے کے بعد بجنور سے نکلنے والے مشہور اخبار "مدینہ" سے وابستہ ہو گئے۔ "مدینہ" کے علاوہ اور بھی کئی اخباروں اور رسالوں کی ادارت کی۔ ممبئی میں قیام کے دوران میں فلموں کے لیے نغمے بھی لکھے۔ تقسیم کے بعد پاکستان چلے گئے اور کراچی سے ماہ نامہ "فاران" جاری کیا جو بہت جلد اس وقت کے بہترین ادبی رسالوں میں شمار ہونے لگا۔

ماہؔر القادری نے تنقید، تبصرہ، سوانح، ناول کے علاوہ اور کئی نثری اصناف میں لکھا۔ ان کی نثری تحریریں اپنی شگفتگی اور رواں اُسلوبِ بیان کی وجہ سے اب تک دل چسپی کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ ماہؔر القادری کی بیس سے زیادہ کتابیں شائع ہوئیں۔ ۱۲ مئی ۱۹۷۸ء کو جدہ میں ایک مشاعرے کے دوران میں حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال ہوا۔

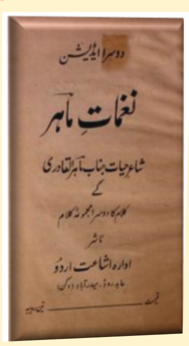

CANTAB PUBLISHER

نعت

رسولِ مجتبیٰ کہیے محمد مصطفیٰ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیے
شریعت کا ہے یہ اِصرار ختم الانبیا کہیے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا کہیے
جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صل علیٰ کہیے
مرے سرکار کے نقش قدم شمع ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستہ کہیے
غبارِ راہِ طیبہ سرمۂ چشمِ بصیرت ہے
یہی وہ خاک ہے جس خاک کو خاکِ شفا کہیے
مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رکتے
مری آنکھوں کو ماہرؔ چشمۂ آب بقا کہیے

انتخاب: ذکرِ جمیل

سرگرمیاں

- طلبہ کو جوڑیوں میں تقسیم کریں۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی ذاتِ اقدس کی مختلف صفات پر مبنی مختلف نعتیہ اشعار طلبہ کو سنوائے جائیں۔ ہر گروہ کو تبادلہ خیال کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ اس کے بعد ہر گروہ میں سے ایک طالبِ علم سنی گئی نعت کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں بیان کرے۔
- جماعت کے کمرہ میں سمارٹ فون / لیپ ٹاپ / ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے طلبہ کو نعتیہ کلام سنوایا جائے گا۔ طلبہ کلام سن کر اپنے پسندیدہ اشعار ترنم سے پڑھیں گے اور پسندیدگی کی وجہ بیان کریں گے۔

خاص الفاظ مع درست تلفظ و معانی

مجتبیٰ	خاص طور پر انتخاب کردہ، چنا ہوا، پسندیدہ
اِصرار	کسی قول یا فعل پر استقامت، ضد
چشمِ بَصِیرت	دل کی آنکھ، باطنی نظر اور فہم و فراست، آگہی
خاکِ شفا	شفا دینے والی اور تندرست کرنے والی مٹی
سراپا گوش	پوری توجہ اور انہماک سے سننے کی حالت یا کیفیت

ٹھہریے اور بتائیے

شریعت سے کیا مراد ہے؟

سرگرمی

- جماعت کی تعداد کے مطابق جوڑیوں میں تقسیم ہوں۔ اساتذہ ہر جوڑی کو ایک نظم تفویض کریں۔ طلبہ سے کہا جائے کہ اس نظم کو فہم کے ساتھ پڑھیں اور سوالات ترتیب دیں۔ پھر ہر گروہ میں سے ایک طالبِ علم آکر ہم جماعت دیگر طلبہ سے سوالات کرے۔ معلمہ / معلم طلبہ کی رہ نمائی کریں۔
- طلبہ لائبریری سے نعتیہ کلام کی کتب سے استفادہ کرتے ہوئے مشہور نعت گو شعرا کا کلام منتخب کریں گے۔ شعرا کے شعری محاسن پر تبصرہ کرتے ہوئے ان کے اندازِ بیاں میں فرق نکات کی صورت میں تحریر کریں گے۔ طلبہ کو مختلف شعرا کا کلام پرچیوں پر لکھ کر دیا جائے گا۔

CANTAB PUBLISHER

مشق

سوال ۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

۱۔ نظم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے لیے جو القاب استعمال ہوئے ہیں ان کی فہرست بنائیں۔

۲۔ ”غبارِ راہِ طیبہ سرمۂ چشمِ بصیرت ہے“ اس مصرعے میں شاعر نے کون سی شعری اصطلاح استعمال کی ہے؟

۳۔ ”میرے سرکار کے نقشِ قدم شمعِ ہدایت ہیں“ اس مصرعے میں نقشِ قدم سے کیا مراد ہے؟

۴۔ شاعر نے کس کیفیّت میں اپنی آنکھوں کو ”چشمۂ آبِ بقا“ کہا ہے؟

سوال ۲۔ ذیل میں دیے گئے اشعار کی حوالوں، شاعری کے پسِ منظر، اندازِ بیان اور شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت کرتے ہوئے تشریح کریں۔

جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صلِ علیٰ کہیے
مرے سرکار کے نقشِ قدم شمعِ ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستہ کہیے

سوال ۳۔ درج ذیل محاورات و ضرب الامثال کا استعمال کرتے ہوئے خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی شانِ اقدس پر ایک کالم تحریر کیجیے۔

زانوئے تلمذ تہ کرنا	نیکی کر دریا میں ڈال	محنت میں عظمت ہے
آدمی بنانا	آرزو بَر آنا	بِگڑی بنانا تن من
نثار کرنا	چشمِ ما روشن	سرِ تسلیم خم ہونا

زبان شناسی

تلمیح:

تلمیح ایک شاعرانہ صنعت ہے۔ شاعری کی اصطلاح میں تلمیح سے مراد ہے کہ ایک لفظ یا مجموعہ الفاظ کے ذریعے کسی تاریخی، سیاسی، اخلاقی یا مذہبی واقعے کی طرف اشارہ کیا جائے۔ تلمیح کے استعمال سے شعر کے معنوں میں وُسعت اور حسن پیدا ہوتا ہے۔ مطالعۂ شعر کے بعد پورا واقعہ پڑھنے والے کے ذہن میں واضح ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر:

سرگرمی

طلبہ کو ایک نعتیہ نظم کے اشعار دیے جائیں گے۔ طلبہ گروہوں کی صورت میں حوالوں اور دلائل کے ساتھ اشعار پر تبادلہ خیال کریں گے۔ ہر گروہ میں سے ایک، ایک طالبِ علم شعر کی تشریح کا پوری جماعت کے ساتھ اشتراک کرے گا۔ معلمہ مزید وضاحت اور رہنمائی فراہم کریں گی۔

سرگرمی

طلبہ کو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ معلمہ نعت کا ایک شعر تختہ تدریس پر تحریر کریں گی۔ طلبہ شاعری کے پس منظر، اندازِ بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت پر تبادلہ خیال کریں گے۔ تبادلہ خیال کے بعد طلبہ انفرادی طور پر شعر کی تشریح کاپیوں پر تحریر کریں گے۔ اسی طرح باری باری یہ عمل دہرایا جائے گا۔

سرگرمی

طلبہ کو فلپ کلاس روم کی تکنیک کی مدد سے سیرت کے موضوعات پر تقاریر کا لنک بھیجا جائے گا۔ (جماعت کے کمرے میں سیرت کی کتب فراہم کی جا سکتی ہیں۔) طلبہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ایک پہلو کو منتخب کر کے اس پہلو کا مفصل مطالعہ کریں گے۔ طلبہ کو مضمون نویسی اور تقریر لکھنے میں فرق بتاتے ہوئے تقریر لکھنے کے اصولوں سے روشناس کروایا جائے گا۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معلومات کا مطالعہ کرنے کے بعد طلبہ اشعار اور حوالوں کے ساتھ کم از کم ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل تقریر تحریر کریں گے۔

CANTAB PUBLISHER

ـ بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

مندرجہ بالا شعر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ بادشاہ نمرود آپ علیہ السلام کو آگ میں جلا دینے کی دھمکی دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے آگے سجدہ کرو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام غیر اللہ کے سامنے سجدہ کرنے کی بہ جائے آگ میں کود پڑتے ہیں اور یہ آگ آپ علیہ السلام کے لیے گلشن بن جاتی ہے۔ اس ایک شعر سے پورا واقعہ پڑھنے والے کے تصور میں آجاتا ہے۔

اہم نکتہ: صنعت تلمیح اور صنعت تلمیع دو مختلف صنائع ہیں۔ اس لیے صنعتِ تلمیح کو تلمیع کہنا یا لکھنا غلط ہے۔

سوال ۳۔ درج ذیل تلمیحات پر اشعار تلاش کر کے تحریر کریں۔

آبِ بقا، برادرانِ یوسف، خضر، من و سلویٰ، باغِ ارم

ردیف:

ردیف کے معنی وہ شخص جو گھڑ سوار یا شہوار کے پیچھے بیٹھتا ہے۔ اردو شاعری میں ردیف سے مراد وہ خاص الفاظ جو عام طور پر شعر کے آخر میں بار بار آتے ہیں ان کو ردیف کہتے ہیں مثلاً:

ہم تو مائل بہ کرم ہیں، کوئی سائل ہی نہیں
تربیت عام تو ہے، جوہر قابل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے؟ رہرو منزل ہی نہیں
جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گل ہی نہیں

درج بالا ہر مصرعے میں لفظ "ہی نہیں" بار بار استعمال ہو رہا ہے یہ ردیف ہے۔

قافیہ: قافیہ کے معنی پیچھے پیچھے آنے والا کے ہیں یعنی وہ خاص الفاظ جو ردیف سے پہلے آتے ہیں۔ شاعری میں قافیہ سے مراد شعر کے آخر میں آنے والے ہم آواز الفاظ ہیں۔ قافیہ شعر کے ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ہے۔

منفعت ایک ہے اس قوم کی، نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبیؐ، دین بھی، ایمان بھی ایک
حرَم پاک بھی، اللہ بھی، قُرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

مذکورہ اشعار میں الفاظ "نقصان، ایمان، قُرآن، مسلمان" ہم آواز یعنی غزل کے قافیہ ہیں۔

سرگرمی: درج ذیل اشعار میں تلمیح کی نشان دہی کیجیے۔

ـ سارے نبیوں کے ہیں جھرمٹ میں نبیؐ آخرؐ
قابلِ دید ہے اقصیٰ کی زمیں آج کی رات
واقعہ معراج

ـ ابنِ مریمؑ ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی
____

ـ نور کی گرد اُڑاتا ہوا پہنچا جو براق
رہ گزر بن گئی تاروں کی جبیں آج کی رات
____

ـ میرا ایک اک سپاہی ہے خیبر شکن
چاند میری زمیں ، پھول میرا وطن
____

ـ اک مقام آیا کہ جبریل کا بھی ساتھ چُھٹا
وہ ہیں اور سلسلۂ نور مبیں آج کی رات
____

CANTAB PUBLISHER

سوال ۴۔ شاملِ نصاب نعت سے قافیہ اور ردیف کی نشان دہی کر کے تحریر کریں۔

نعت:

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعریف و توصیف میں کہی جانے والی شاعری کو نعت کہتے ہیں، جس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اخلاق، سیرت اور فضائل کا ذکر کیا جاتا ہے۔

قصیدہ:

کسی شخصیت کی تعریف یا کسی واقعے کی مدح میں کہی جانے والی طویل نظم کو قصیدہ کہتے ہیں، جس میں ابتدا میں حسن و جمال یا قدرتی مناظر کی تعریف کی جاتی ہے اور پھر اصل مقصد بیان کیا جاتا ہے۔

سوال ۵۔ دیے گئے اشعار کے موضوعات کو پہچانتے ہوئے درست صنف کا انتخاب کریں۔

ے دلوں کے ساتھ جبینیں جو خم نہیں کرتے
وہ پاس مدحتِ خیر الامم نہیں کرتے
دُعا بغیر، اجازت بغیر، اِذن بغیر
ہم ایک لفظ سپردِ قلم نہیں کرتے

ے لائق تری صفت کے صفت میری ہے مجال
آشفتہ طبع شاعرِ خستہ کی کیا مجال
تُو وہ درِ مدینۂ علمِ علیم ہے
جس شخص کو نہ آوے الف بے تے دال ذال
آوے تری جنابِ مقدس میں ایک دم
کرتے ہیں واں تو وقف سبھی طرز کے مقال

سوال ۶۔ درج ذیل میں ہر جز کے ساتھ دیے گئے درست دائرے کو پُر کریں۔

۱ اس شعر میں کون سی فنی صنعت استعمال ہوئی ہے؟

ے کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب
آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی

○ صنعتِ تضاد ○ حسنِ تعلیل ○ صنعتِ ایہام ○ صنعتِ تلمیح

۲ لفظ "ردیف" کا مطلب ہے:

وہ الفاظ جو کسی شعر کے آخر میں بار بار آتے ہیں۔
○ وہ الفاظ جو کسی شعر کے شروع میں بار بار استعمال ہوئے ہوں۔
○ وہ خاص الفاظ جو کسی شعر کے درمیانی حصے میں بار بار استعمال ہوئے ہوں۔
○ ایسے الفاظ جو شعر میں کہیں بھی ترنم کے لیے استعمال ہوئے ہوں۔

سرگرمی: ذیل میں دی گئی ہوشؔ عابدی کی نظم کو پڑھیں اور قافیہ، ردیف کی نشان دہی کریں۔

عشقِ سرکارِ رسالتؐ بہر عنوان ملا
نسخۂ کیمیا ہم کو بہت آسان ملا
فقر و فاقہ کا امیں دیکھنے میں خاک نشیں
اور شہنشاہوں پہ کرتا ہوا احسان ملا
واہ کیا چیز تھی توفیقِ اویسِ قرنیؓ
جس کو دربارِ رسالت میں بڑا مان ملا
ہم بھلا کون ، حقیقت ہی ہماری کیا ہے؟
ان کی تعریف تو کرتا ہوا قرآن ملا
مرتبہ وہ نہ سہی اس سے بہت کم ہی سہی
شکر کر ہوشؔ تجھے منصبِ ایمان ملا

CANTAB PUBLISHER

۳ "ردیف" شعر کے کس حصے میں آتے ہیں؟

- دوسرے حصے میں
- پہلے حصے میں
- درمیانی حصے میں
- آخری حصے میں

۴ لفظ "قافیہ" سے مراد ہے:

- وہ خاص الفاظ جو شعر کے شروع میں استعمال ہوئے ہوں۔
- وہ الفاظ جو کسی شعر کو ہم وزن کرنے کے لیے استعمال ہوئے ہوں۔
- وہ خاص حروف یا الفاظ جو ردیف سے پہلے آتے ہیں اور شعر میں اپنے ہم وزن الفاظ کے ساتھ تبدیل ہوں۔
- ایسے الفاظ جو ہم معنی ہوں۔

۵ ذیل میں دیے گئے شعر میں قافیہ کی مثال ہے:

جس سر کو غرور آج ہیں یاں تاج وری کا
کل اس پہ یہیں شور ہے پھر نوحہ گری کا

- جس، اس
- غرور، شور
- تاج وری، نوحہ گری
- کا، یاں

۶ اس شعر میں استعمال کی گئی صنعت ہے:

زیرِ زمیں سے آتا ہے جو گل سو زر بہ کف
قاروں نے راستے میں لٹایا خزانہ کیا

- صنعتِ تضاد
- صنعتِ تلمیح
- صنعتِ لف و نشر
- صنعتِ مراعات النظیر

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں درود شریف کے فضائل اور برکات سے آگاہ کریں۔
- اردو شاعری میں نعت کی اہمیت اور اس کی تاریخی حیثیت پر طلبہ کو معلومات فراہم کریں۔
- طلبہ کو قرآن و سنت کی روشنی میں "عقیدہ ختمِ نبوت" پر تفصیلی لیکچر دیں۔

CANTAB PUBLISHER

۳ سیرت نگاری

اخلاقِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ (اہلِ قرابت کے حقوق)

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

زبان شناسی

- ذو معنی الفاظ / جملے عبارت سے الگ کر سکیں اور ان کا تحریر میں استعمال کر سکیں۔
- مترادف الفاظ کی شناخت کرتے ہوئے تحریر میں برجستہ استعمال کر سکیں۔
- واحد جمع (جمع مکسّر اور جمع سالم) بنا سکیں اور استعمال کر سکیں۔

پڑھنا

- مختلف تحاریر پڑھ کر ان میں سے عالمی مسائل کی نشان دہی اور ان کے حل کی تجاویز پیش کر سکیں۔
- عبارت کو درست تلفظ، لب و لہجہ اور اُتار چڑھاؤ اور ضرورت کے مطابق تاثر کے ساتھ پڑھ سکیں۔
- مختلف تحاریر (روداد، مضامین، سفر نامہ، خطوط، اداریے، خبریں، رپورٹ، اشتہار وغیرہ) پڑھ کر ان کے مقاصد کی ترجمانی کر سکیں۔

سننا بولنا (بات چیت)

- ذرائع ابلاغ (خبروں، ڈراموں اور فیچروں) میں اٹھائے گئے اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی نکات سن کر اہم نکات مع تبصرہ و تشریح بیان کرنے کے قابل ہو سکیں۔
- کسی ادبی، علمی یا صحافتی موضوع پر اپنے مطالعے، تجربے اور مشاہدے کی روشنی میں سامعین کے سامنے درست تلفظ اور لب و لہجے کے ساتھ تقریر کر سکیں۔

لکھنا

- منتخب اقتباسات کو ان کی طوالت کے لحاظ سے ایک تہائی کرتے ہوئے تلخیص نویسی کر سکیں۔
- مختلف اقتباسات (انگریزی سے اردو) کے اصل معانی و مفہوم اور مقاصد کو برقرار رکھتے ہوئے تراجم کر سکیں۔
- مختلف تحریری سرگرمیوں میں الفاظ کی درست املا کا خیال رکھتے ہوئے تحریری کام پر نظر ثانی اور ادارت (پروف ریڈنگ) کر سکیں۔

شبلی نعمانی

تخلص شبلی
اصلی نام شبلی نعمانی
پیدائش ۳جون۱۸۵۷
وفات ۱۸نومبر۱۹۱۴

آپ جاتے تو ہیں اس بزم میں شبلیؔ لیکن
حالِ دل دیکھیے اظہار نہ ہونے پائے

اردو ادب کی دیو پیکر ہستیوں میں شبلی ہی وہ خود دار ہستی ہے، جس نے مغربی علوم و فنون کی تیز و تند آندھی میں بھی مشرقی علوم و فنون کے دیے کو نہ صرف بجھنے نہیں دیا بل کہ اپنی تلاش و جستجو، تحقیق و تدقیق کے روغن سے اس کی لَو کو بڑھاتے رہے یہاں تک کہ ''چراغ خانہ'''' شمع انجمن '' کے دوش بہ دوش کھڑا ہونے کے لائق ہو گیا۔

(آفتاب احمد صدیقی

شبلی نعمانی ان لوگوں میں سے ہیں، جو سر سیّد احمد خاں کے اثر اور فیضِ صحبت کی بہ دولت مولویت کے محدود اور تنگ دائرے سے نکل کر ادب کے وسیع میدان میں آئے۔ انھوں نے اردو زبان میں اسلامی تاریخ کا صحیح ذوق پھیلایا۔ تاریخ میں انھوں نے اسلامی تاریخ کی عظیم شخصیتوں کے حالاتِ زندگی قلم بند کرنے کا اک سلسلہ شروع کیا، جس میں متعدد نام ور اسلاف آگئے۔ ان کی سب سے مشہور و مقبول کتاب خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سوانح ''الفاروق'' ہے۔ اس سلسلہ میں ان کی آخری تصنیف ''سیرت النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ'' ان کی زندگی میں مکمل نہیں ہو سکی تھی۔ اسے ان کے شاگرد سید سلیمان ندوی نے مکمل کر کے شائع کرایا۔

شبلی نے اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کی لیکن دونوں زبانوں کی شاعری کا مزاج مختلف ہے۔ اردو میں انھوں نے عموماً قومی اور سیاسی قسم کی شاعری کی۔ مولانا نے علی گڑھ میں سر سیّد کے کالج میں عربی اور فارسی کے معلم کی ملازمت اختیار کی۔ یہیں سے شبلی کی کامیابیوں کا سفر شروع ہوا۔ علی گڑھ کی ملازمت کے دوران میں مولانا نے ترکی، شام اور مصر کا سفر کیا۔

CANTAB PUBLISHER

اخلاقِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ (اہلِ قرابت کے حقوق)

ماں باپ، اولاد اور زن و شوہر کے بعد درجہ بہ درجہ دوسرے اہلِ قرابت کا حق ہے، عربوں کے محاورہ میں اس کا نام "صلہ رحمی" ہے، حضرت محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اخلاقی تعلیم میں صلہ رحمی اور حقوقِ قرابت کی اہمیت دنیا کے تمام مذاہب سے زیادہ ہے، یہی سبب ہے کہ وحیِ محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں اس کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی ہے، قرآن پاک میں کم از کم بارہ آیتوں میں اس کی صریح تاکید ہے اور اس کو انسان کا احسان نہیں، بل کہ اس کا فرض اور حق بتایا ہے، چناں چہ فرمایا:

فَاٰتِ ذَاالۡقُرۡبٰی حَقَّہٗ

(سورۃ الروم، آیت:۳۸)

ترجمہ: "تو قرابت دار کو اس کا حق ادا کر۔"

دوسری جگہ یہ تصریح فرمائی کہ مال و دولت کی محبت اور ذاتی ضرورت اور خواہش کے باوجود صرف اللہ کی مرضی کے لیے تکلیف اٹھا کر اپنے قرابت مندوں کی امداد اور حاجت روائی اصلی نیکی ہے۔

وَاٰتَی الۡمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الۡقُرۡبٰی

(سورۃ البقرہ، آیت:۱۷۷)

ترجمہ: "اور اصل نیکی اس کی ہے جس نے مال کو اس کی محبت پر قرابت مندوں کو دیا"۔

والدین کے بعد اہلِ قرابت ہی ہماری مالی امداد کے مستحق ہیں، فرمایا:

قُلۡ مَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ خَیۡرٍ فَلِلۡوَالِدَیۡنِ وَالۡاَقۡرَبِیۡنَ

(سورۃ البقرہ، آیت:۲۱۵)

ترجمہ: "فائدہ کی جو چیز تم خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور رشتہ داروں کے لیے"۔

سورہ النحل میں اہلِ قرابت کی امداد کو عدل اور احسان کے بعد اپنا تیسرا خاص حکم بتایا:

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی

(سورۃ النحل، آیت:۹۰)

ترجمہ: بے شک اللہ انصاف اور حسنِ سلوک اور قرابت دار کو دینے کا حکم کرتا ہے۔"

خاص الفاظ مع درست تلفظ و معانی

اہلِ قرابت	قریبی رشتہ دار
صریح	اعلانیہ / واضح
تصریح	وضاحت
حاجت روائی	ضرورت

ٹھہریے اور بتایئے

عربوں کے محاورہ میں "صلہ رحمی" کو کس طرح بیان کیا گیا ہے؟

ٹھہریے اور بتایئے

سورہ نحل میں اہلِ قرابت کی امداد کے لیے کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کو نبی کریم ﷺ کے حُسنِ اخلاق کے بارے میں ایک مختصر تقریر یاد کرنے کا کہیں اور جماعت کے کمرے میں طلبہ اپنے انداز میں تقریر دیگر طلبہ کے سامنے پیش کریں۔

CANTAB PUBLISHER

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُّؤْتُوْٓا أُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ

(سورۃ النور، آیت:۲۲)

ترجمہ: ”اور جو لوگ تم میں بڑائی اور کشائش والے ہوں وہ قرابت مندوں اور محتاجوں کے دینے کی قسم نہ کھا بیٹھیں۔“

اللہ کی خالص عبادت اور توحید اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کے بعد تیسری چیز اہل قرابت کے ساتھ نیکی ہے، فرمایا:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا ساتھی نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والے کے ساتھ نیکی کرنا۔

حقِ قرابت کو اسلام میں وہ اہمیت حاصل ہے کہ داعی اسلام صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی ان تمام محنتوں، رحمتوں، تکلیفوں اور مصیبتوں کا، جو تبلیغ اور دعوتِ حق میں ان کو پیش آئیں اور اپنے اس احسان و کرم کا جو ہدایت، تعلیم اور اصلاح کے ذریعے ہم پر فرمایا اس کا بدل، معاوضہ اور مزدوری اپنی اُمت سے یہ طلب فرماتے ہیں کہ رشتہ داروں اور قرابت مندوں کا حق ادا کرو اور ان سے لطف و محبت سے پیش آؤ۔

عربی زبان میں قرابت کا حق ادا کرنے کو وصلِ رحم (رحم ملانا) کہتے ہیں، اسی لفظ کی دوسری معروف شکل کو قطعِ رحم (رحم کاٹنا) کہتے ہیں، کہ رحم مادری ہی تعلقات قرابت کی جڑ ہے، کسی امر میں دو انسانوں کا اشتراک ان کے باہمی تعلقات اور حقوق محبت و امانت کی اصلی گرہ ہے، یہ اشتراک کہیں ہم عمری، کہیں ہم دردی، کہیں ہم سائیگی، کہیں ہم مذاقی، کہیں ہم پیشگی، کہیں ہم وطنی، کہیں ہم قومی کی مختلف صورتوں میں نمایاں ہوتا ہے، اس اشتراک کے عقدِ محبت کو استوار اور مضبوط رکھنے کے لیے جانبین پر حقوق کی نگہ داشت اور فرائض محبت کی ادائیگی واجب ہے، لیکن ان تمام بندھ کر ٹوٹ جانے والے اشتراکوں سے بڑھ کر وہ اشتراک ہے جس کا موطن، رحمِ مادر ہے، یہ ہم رحمی، خالقِ فطرت کی باندھی ہوئی گرہ ہے، جو متفرق انسانی ہستیوں کو خاص اپنے دستِ قدرت سے باندھ کر ایک کر دیتی ہے اور جس کا توڑنا انسان کی قوت سے باہر ہے، اس لیے اس کے حقوق کی نگہ داشت بھی انسانوں پر سب سے زیادہ ضروری ہے۔ ان لوگوں کو جو محبت کی اس فطری گرہ کو توڑنے کی کوشش کریں وحی

خاص الفاظ مع درست تلفظ و معانی

کشائش	فراخی / خوشحالی
داعی	بانی / وجہ
معاوضہ	اُجرت / مزدوری
نگہ داشت	نگرانی / حفاظت
اشتراک	شرکت / ساجھا

سرگرمی

انٹرنیٹ کی مدد سے عالمی دنیا میں ”اسلامو فوبیا“ کے بڑھتے ہوئے مسائل کی نشان دہی کریں۔ ہم جماعت طلبہ کے ساتھ مل کر ان مسائل کو حل کرنے میں کیے جانے والے اقدامات پر بحث کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کی روز مرّہ گُفت گُو میں موزوں الفاظ و تراکیب اور بامحاورہ زبان استعمال کرنے پر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ دورانِ گُفت گُو میں غور کریں کہ طلبہ کسی بھی موضوع کے حوالے سے احساس اور جذبے کے ساتھ گُفت گُو کر رہے ہوں۔

CANTAB PUBLISHER

محمدی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے "فاسق" کا خطاب دیا ہے اور ان کو ضلالت کا مستحق ٹھہرایا ہے۔

وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ﴿۲۶﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ (سورہ البقرہ، آیت:۲۶۔۲۷)

ترجمہ: اس سے وہ انھی کو گم راہ کرتا ہے، جو حکم نہیں مانتے جو اللہ کا عہد باندھ کر توڑتے ہیں اور اللہ نے جس کے جوڑنے کو کہا، اس کو کاٹتے ہیں"۔

ایک حدیث میں آں حضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انسانوں کے اسی فطری گرہ کی تشریح استعارہ کے ان الفاظ میں فرمائی ہے کہ رحم (شکمِ مادر کا نام (رحمن اللہ) سے مشتق ہے، اس لیے محبت والے اللہ نے رحم کو خطاب کر کے فرمایا کہ جس نے تجھ کو ملایا، اس کو میں نے ملایا، جس نے تجھ کو کاٹا اس کو میں نے کاٹا۔ اسی مفہوم کو استعارے کے اور گہرے رنگ میں آں حضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یوں ادا فرمایا کہ رحمِ انسانی عرشِ الٰہی کو پکڑ کر کہتا ہے: جو مجھے ملائے اس کو اللہ ملائے اور جو مجھے کاٹے اس کو اللہ کاٹے۔ ایک اور موقع پر آں حضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حسنِ تعبیر کا اس سے بھی زیادہ نازک طریقہ اختیار فرمایا، ارشاد ہوا کہ" جب اللہ نے مخلوقات کو پیدا کیا تو رحمِ انسانی نے اس رحمت والے اللہ کا دامن (اصل میں حقوہ ہے) تھام لیا، اللہ نے فرمایا: ٹھہر جا! یہ اس کا مسکن ہو گا جو تیری گرہ کاٹنے سے بچے گا، کیا تو اس سے خوش نہیں کہ جو تجھ کو ملائے اس کو میں اپنے سے ملاؤں، جو تجھ کو کاٹے اس کو میں اپنے سے کاٹوں یعنی رحم مادر اور اس (رحمٰن کے رحم و کرم) کے درمیان حرفوں کا یہ اشتراک محبت کے معنوی اشتراک کے بھید کو فاش کرتا ہے اور اس سے وہ اہمیت ظاہر ہوتی ہے جو اسلام کی نظر میں اہلِ قرابت کی ہے۔

رحم اور رحمٰن کے اس جوڑ کی طرف خود قرآن پاک کی ایک آیت میں بھی اشارہ ہے، سورہ نساء میں فرمایا:

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ

ترجمہ: "اور جس اللہ کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے درخواست کرتے ہو اس کا اور رشتوں کا خیال رکھو۔"

اس آیت پاک کی تشریح ذیل کی حدیث سے سمجھیے: ایک دفعہ ایک شخص نے آں

خاص الفاظ مع درست تلفظ و معانی

دستِ قدرت	اختیار، قابلیّت
ضلالت	گم راہی
استعارہ	مستعار لینا / قرض لینا
فاش	ظاہر / آشکار

ٹھہریے اور بتایئے

حقِ قرابت کو اسلام میں کیا اہمیت حاصل ہے؟

سرگرمی

کسی معروف اخبار سے سیرت النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے متعلق کسی مضمون کا انتخاب کریں اور اسے جماعت میں دیگر طلبہ کے سامنے آواز کے اُتار چڑھاؤ، درست لب و لہجے اور تاثرات کے ساتھ بیان کریں۔

سرگرمی

طلبہ انٹرنیٹ کی مدد سے خوش اخلاقی کی اہمیت اور اس کے فوائد اور بد اخلاقی کے نقصانات پر کوئی تقریر سُنیں اور جماعت کے کمرے میں گروہی صورت میں دلائل کے ساتھ بحث و مباحثہ کریں۔

CANTAB PUBLISHER

حضرت صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ سے آکر عرض کی کہ یارسول اللہ (صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ) !مجھے کوئی ایسی بات بتایے جو مجھے جنت میں لے جائے، فرمایا:" اللہ کی بندگی کرو، کسی کو اس کا ساجھی نہ بناؤ، نماز پوری طرح ادا کرو، زکات دو اور قرابت کا حق (صلہ رحم) ادا کرو۔"

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آں حضرت صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ نے فرمایا کہ جو صلہ رحمی یعنی قرابت کا حق ادا نہ کرے گا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ یعنی جنت میں اس کا داخلہ اس وقت تک رکا رہے گا، جب تک اس کا یہ گناہ معاف نہ ہو لے گا، یا وہ اس گناہ سے پاک نہ ہو چکے گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آں حضرت صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ کا ارشاد ہے کہ "جس کو یہ پسند ہو کہ اس کی روزی میں وسعت اور اس کی عمر میں برکت ہو تو اس کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔" اس حدیث کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان نیک اعمال کا اثر اللہ نے یہ رکھا ہے کہ اس سے مال و دولت میں فراخی اور عمر میں زیادتی ہوتی ہے، کیوں کہ صلہ رحم کی دو ہی صورتیں ہیں، ایک یہ کہ ضرورت مند رشتہ داروں کی مالی مدد کی جائے، دوسری یہ کہ اللہ کی دی ہوئی عمر میں سے کچھ حصہ ان کی خدمت میں صرف کیا جائے، پہلے کا نتیجہ اللہ کی طرف سے مالی وسعت اور کشادگی اور دوسرے کا نتیجہ عمر میں برکت اور زیادتی کی صورت میں ملتا ہے۔

اس حدیث کی تشریح مادی توجیہ سے بھی کی جاسکتی ہے، انسان کے خانگی افکار اور خاندانی جھگڑے بہت کچھ اس کے لیے اضمحلال، تکدّر اور دلی پریشانی کا سبب ہوتے ہیں لیکن جو لوگ اپنے خاندان والوں کے ساتھ نیکی کے برتاؤ، صلہ رحم اور خوش خلقی سے پیش آتے ہیں، ان کی زندگی میں خانگی مَسرّت، اِنشِراح اور طمانیت خاطر رہتی ہے، جس کی وجہ سے ان کی دولت اور عمر دونوں میں برکت اور زیادتی ہوتی ہے، ترمذی میں یہ حدیث ان لفظوں میں ہے ترجمہ: "صلہ رحم سے قرابت والوں میں محبت، مال میں کثرت اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔"

احادیث میں اس کی بھی تصریح ہے کہ صلہ رحم کا کمال یہ نہیں ہے کہ جو بدلہ کے طور پر صلہ رحم کا جواب صلہ رحم سے دے بل کہ یہ ہے کہ جو قطع رحم کرتا ہے، اس کے ساتھ صلہ رحم کیا جائے، یعنی جو قرابت کا حق ادا نہیں کرتے ہیں، ان کا حق ادا کیا جائے۔

(انتخاب: سیرت النبی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ)

خاص الفاظ مع درست تلفظ و معانی

ساجھی	شریک / حصہ دار
وسعت	پھیلاؤ / فراخی
طمانیت	اطمینان / تسلی
اضمحلال	کمزوری / اُداسی

ٹھہریے اور بتایئے

صلہ رحمی کی کون کون سی صورتیں بیان کی گئی ہیں؟

سرگرمی

کیو آر کوڈ میں صلہ رحمی" پر دیا گیا مضمون پڑھ کر بتائیں کہ مصنف کس حد تک اس عنوان سے انصاف کر پایا ہے۔

سرگرمی

انٹرنیٹ کی مدد سے مختلف علمائے دین کے بیانات کی روشنی میں والدین کے حقوق پر بیانات سُن کر جماعت کے کمرے میں اس کے اہم نکات مع تبصرہ و تشریح بیان کریں۔ (یہ سرگرمی طلبہ گروہی صورت میں دلائل کے ساتھ بیان کر سکتے ہیں)

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کو سبق میں بیان کی گئی احادیث اور قرآنی ترجمے زبانی اخذ کروائیں۔

CANTAB PUBLISHER

مشق

سوال ۱: سبق کے مطابق درج ذیل سوالوں کے مختصر جوابات لکھیے۔

۱۔ حق قرابت کو اسلام میں کیا اہمیت حاصل ہے اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

۲۔ عربی زبان میں قرابت کا حق ادا کرنے کو کیا کہا گیا ہے؟

۳۔ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات کے مطابق قرابت داری کے تین فوائد تحریر کریں۔

۴۔ وحی محمدی کے مطابق "فاسق" کا خطاب کن لوگوں کو دیا گیا ہے؟

۵۔ آپ اپنی ذاتی زندگی میں قرابت داری کے حق کو کس طرح ادا کر سکتے ہیں؟

سوال ۲۔ ذیل میں دیے گئے اقتباس کا اردو ترجمہ اصل معنی و مفہوم کو برقرار رکھتے ہوئے کریں۔

"O my people! Hear my statement and comprehend it: know that every Muslim is the brother of the Muslim and that all Muslims are brethren. No Muslim is allowed from his brother's property except what he gives away with a good heart, so do not wrong each other. I ask you by Allah, 'have I conveyed?

سوال ۳۔ درج ذیل عبارت کی تلخیص کیجیے جو اصل عبارت کی ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ "جس کو یہ پسند ہو کہ اس کی روزی میں وسعت اور اس کی عمر میں برکت ہو تو اس کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔" اس حدیث کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان نیک اعمال کا اثر اللہ نے یہ رکھا ہے کہ اس سے مال و دولت میں فراخی اور عمر میں زیادتی ہوتی ہے، کیوں کہ صلہ رحم کی دو ہی صورتیں ہیں، ایک یہ کہ ضرورت مند رشتہ داروں کی مالی مدد کی جائے، دوسری یہ کہ اللہ کی دی ہوئی عمر میں سے کچھ حصہ ان کی خدمت میں صرف کیا جائے، پہلے کا نتیجہ اللہ کی طرف سے مالی وسعت اور کشادگی اور دوسرے کا نتیجہ عمر میں برکت اور زیادتی کی صورت میں ملتا ہے۔"

سوال ۴۔ پیراگراف کو غور سے پڑھ کر املا کی اغلاط کی نشان دہی کریں اور پیراگراف کو درست املا کے ساتھ دوبارہ تحریر کریں۔

ایک دفع حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور تین دفع اجازت طلبی کی، چوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی کام میں مشغول تھے، کچھ جواب نہ ملا، وہ واپس چلے گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کام سے فارغ ہو کر ان کو بلوا بھیجا اور واپسی کا سبب پوچھا، انھوں نے کہا: "میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے سنا ہے کہ تین دفعہ اجازت تلبی کے بعد جواب نہ ملے تو واپس جاؤ۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تصلیم کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ خدانہ خواستہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو غلط گو نہ جانتے تھے، لیکن چوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوت میں برثوں رہے تھے اور انہوں نے یہ ہدیص آں حضرت صَلّٰی

تلخیص نویسی:

تلخیص نویسی کے معنی خلاصہ یا مختصر کرنے کے ہیں۔ کسی طویل تحریر، تقریر یا گفت گو کو اُس کی اصل طوالت سے کم کر کے بیان کرنا تلخیص نگاری کہلاتا ہے۔ تلخیص عموماً دی ہوئی عبارت کا ایک تہائی حصہ ہوتا ہے۔ تلخیص کرتے وقت اصل عبارت کا مفہوم ذہن میں اس طرح رکھا جائے کہ اس کا اصل نکتہ نہ چھوٹ جائے۔ غیر ضروری اور زائد الفاظ اس طرح کم کیے جائیں کہ موضوع پر حرج نہ آئے اور لمبے لمبے جملوں کی بہ جائے مختصر جملہ یا الفاظ استعمال کیے جائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

انگریزی سے اردو ترجمہ کرنے میں طلبہ کی رہ نمائی کریں۔

CANTAB PUBLISHER

اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے نہیں سُنی تھی، حالاں کہ حدیث ایسے عمر کے متعلق تھی جو اموماً پیش آتا ہے۔ اس لیے حضرت عمر نے واقعا کی اہمیت کے لحاظ سے صرف ایک شخص کی شہادت کافی نہیں سمجھی۔

زبان شناسی

ذو معانی الفاظ

ذو معانی الفاظ سے مراد گول مول بات جس سے دو یا زیادہ مفہوم پیدا ہوتے ہوں، وہ بات جس میں کئی پہلو یا معنی نکلتے ہوں یا ایسے الفاظ جن کے ایک سے زیادہ معانی ہوں۔ کلام میں ایسے الفاظ کے استعمال سے معنوی پہلو داری پیدا ہوتی ہے اور اسے ایک کمال سمجھا جاتا ہے۔ بعض اوقات ان الفاظ میں سے ایک لفظ مذکر اور ایک مؤنث معنی بھی دیتا ہے۔

سوال ۵۔ درج ذیل الفاظ کے دو، دو معانی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

عالَم	عرض	مغرب	بیت	کف

سوال ۶۔ درج ذیل الفاظ کے دو دو مترادف لغت، تھیسارس کی مدد سے تلاش کر کے لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

قطع	انشراح	طمانیت	خانگی	حاجت	صریح	ساجھی	وسعت

سوال ۷۔ دیے گئے واحد الفاظ کی جمع بنائیں اور جمع کے ہر لفظ سے جملہ لکھیں۔

حق	مصیبت	اصلاح	کرم	مسکن	آیت	فکر

سوال ۸۔ درج ذیل میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا ذیل میں ذو معانی الفاظ کا درست جملہ ہے:
- ○ سفر کی تھکان میں اسے کنوئیں کا پانی آبِ حیات محسوس ہوا۔
- ○ خُدا سدا تمھاری یہ صدا قائم رکھے۔
- ○ بعض اوقات کسی کو اس کی اوقات یاد دلانا ضروری ہو جاتا ہے۔
- ○ ع آرہی ہے چاہِ یوسف سے صدا

۲ ذیل میں ذو معانی جملے کی مثال ہے:
- ○ یہ آپ ہی کا ظرف ہے۔
- ○ احسن کو ماشاءاللہ ایک اور برس بیت اللہ میں بیت گیا۔
- ○ خود آپ اپنے دام میں صیّاد آ گیا۔
- ○ اس نے مینا بازار سے مینا کے لیے میناکاری والا دوپٹا خریدا۔

۳ لفظ "مُشرک" کی درست جمع ہے؟
○ مشرکات ○ مشرکین ○ مشارک ○ مشرکون

۴ "تاریخ" کی عربی قاعدے کے مطابق جمع ہے:
○ تاریخی ○ تاریخوں ○ تاریخیں ○ تواریخ

۵ لفظ "فضیلت" کی درست جمع کا انتخاب کریں:
○ فضائل ○ فضیلتیں ○ فضیلات ○ افضال

جمع سالم: کسی عربی لفظ کو واحد سے جمع بناتے وقت اگر واحد کی اصل صورت قائم رہے تو اسے جمع سالم کہا جاتا ہے۔ مثلاً: حکایت سے حکایات، حیوان سے حیوانات، خیال سے خیالات۔

جمع مکسّر: کسی عربی لفظ کو واحد سے جمع بناتے وقت اگر واحد کی اصلی صورت قائم نہ رہے تو اسے جمع غیر سالم یا جمع مکسّر کہا جاتا ہے۔ جیسے: عمل سے اعمال، فکر سے افکار، خبر سے اخبار وغیرہ۔

جمع سالم کے قاعدے: جان دار اسم مذکر کی جمع بنانے کے لیے اس کے آخر میں "ین" یا "ون" کا اضافہ کرتے ہیں۔ مثلاً مسلم سے

CANTAB PUBLISHER